REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP – 3

اخبارِ احمدیہ

جلد ۲۸　　شمارہ ۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin 143516.

۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ھ　　یکم تبلیغ ۱۳۵۸ ہش　　یکم فروری ۱۹۷۹ء

قادیان ۲۹ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ
"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۹ صلح (جنوری) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال تاحال سفرِ ربوہ پر ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ اور آپ بخیریت قادیان تشریف لائیں۔ آمین۔

جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا کامیاب جلسہ سالانہ

★ دو ہزار عاشقانِ اسلام کے علاوہ غیر مسلم دوستوں کی شرکت ★ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام ★ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر پیغامِ احمدیت کی وسیع اشاعت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور انچارج مشن ماریشس

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر ہم عاجز بندوں کو بتاریخ ۲-۳ دسمبر اپنا جلسہ سالانہ بر مقام دار السلام مسجد منعقد کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی۔ اور اس نہایت ہی روحانی اور مقدس اجتماع کو اپنوں اور غیروں کے لئے ان گنت برکات رحمتوں اور فضلوں کا موجب بنایا۔ دو دن کا یہ مختصر وقت ہم سب کے لئے ازدیادِ ایمان و اخلاص کا باعث تھا۔ خدا کے عاشق بندوں نے موجودہ زمانہ میں اسلامی ضروریات کا اندازہ کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے عزم و عہد کو دُہرایا کہ وہ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔ وہ قرآن کی آواز کو اکنافِ عالم میں پہنچائیں گے اور اس راہ میں ہر آنے والی مصیبت اور دُکھ کو برداشت کرنا اپنے لئے سعادت خیال کریں گے ذیل میں اس کانفرنس کے کوائف مختصر طور پر درج کئے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کی پُرخلوص کوشش:

مسیح محمدی کے متبعین طیورِ ابراہیم کی طرح جماعتِ حقّہ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ مرکز سے ہزاروں میل کی مسافت کے باوجود ان میں اسلامی اغراض کے لئے تعاون، فدائیت، اور اخلاص کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جونہی قربانی کا وقت آگیا یہ لوگ تیار ہو گئے۔ اللہ اکبر! حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری جانیں قربان ہوں کہ آپ کی قوتِ قدسیہ نے ہمارے زمانہ میں یہ کمال دکھایا کہ اسلام پر نثار ہونے والی ایک جماعت قائم فرما دی۔ فدائیت و تعاون کا نظارہ ہم نے جلسہ سالانہ پر دیکھا کہ انتظامیہ کا ہر رکن اپنے مفوضہ فرائض تندہی سے ادا کر رہا تھا۔ مندرجہ ذیل مخلصین جلسہ سالانہ کمیٹی کے ممبر تھے۔ بشیر تیجو صاحب و سبحان فرار آدا صاحب۔ انچارج تحصیل چندہ جلسہ سالانہ۔ مبارک رمضان صاحب اور محمد حنیف جواہر صاحب انچارج خوراک۔ عزیز احمد تیجو صاحب انچارج صفائی۔ نصر اللہ جمن صاحب اور منصور امیر الدین صاحب انچارج پنڈال۔ شمس الحق یادعلی صاحب انچارج تقسیم طعام۔ ان سب مخلصین نے محنت اور ذمہ داری سے اپنے اپنے شعبہ کے کام کو پورا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت کو کانفرنس کے انعقاد سے باخبر رکھنے کے لئے بار بار جمعہ کے موقعہ پر تمام احمدیہ مساجد میں اعلان کیا گیا۔ لوکل اخبارات میں خبر شائع کی گئی۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر کئی مرتبہ مختلف زبانوں میں جلسہ سالانہ کی خبر نشر ہوئی۔ کانفرنس کے بارے میں تفصیلی ہدایات دینے کے لئے مونٹائیں بلانش۔ تریوے۔ کاتر بورن۔ اور پائی میں خصوصی میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام کثیر تعداد میں شائع کروا کر اپنوں اور غیروں میں تقسیم کیا گیا۔ غیر از جماعت احباب کو دعوتی کارڈ کے ذریعہ کانفرنس کے لئے مدعو کیا گیا۔

مرکزی مسجد دار السلام کو روغن کرنے، تزئین اور ماحول کی صفائی کی اہم ذمہ داری جناب عزیز احمد تیجو صاحب کے ذمہ تھی۔ جنہوں نے خدام کے بھرپور تعاون کے نتیجہ میں اس کام کو احسن طور پر انجام دیا۔ فجزاہ اللہ۔ جوں جوں جلسہ سالانہ کے دن قریب آرہے تھے دار السلام کے حسن اور زیبائش میں اضافہ ہو رہا تھا۔ بجلی کے قمقمے۔ رنگدار جھنڈیاں۔ خوبصورت قطعات اور پُرکیف ماحول ہر راہ گزر کے لئے جاذبِ نظر تھے۔ قطعات پر یہ عبارات درج تھیں:-
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مع ترجمہ فرانسیسی۔
مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔
بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔
خدا ہماری تدبیر کا شہتیر ہے۔ ہماری تمام لذات ہمارے خدا میں ہیں ———

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۲ صلح (جنوری)۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے ۲۹ دسمبر ۷۸ء کو جو خطبہ جمعہ دیا تھا آج اسی کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں اس امر کو واضح فرمایا کہ اسلام نے بنیادی طور پر بنی نوعِ انسان کو کامل مذہبی آزادی اور مکمل آزادیٔ ضمیر عطا فرمائی ہے۔ چونکہ خطبۂ جمعہ کم و بیش سوا گھنٹہ تک جاری رہا اور کافی دیر ہو گئی تھی اس لئے نمازِ جمعہ کے ساتھ ہی حضور نے نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ ہمیں یہ بتایا اور سمجھایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہر دو جہاں میں سب سے بلند و بالا ہے اور آپ کو جو شریعت دی گئی ہے وہ بھی ایک کامل اور مکمل شریعت ہے۔ اس میں تمام انسانی حقوق کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔ اور پھر ان کی حفاظت کا بھی انتظام کیا گیا۔ انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ جملہ قرآنی احکام اسی مقصد کی تکمیل کے لئے ہمیں دیئے گئے ہیں۔ چونکہ بنیادی طور پر قرآن کریم نے انسان کو اس کے اچھے یا بُرے اعمال بجا لانے پر اُسے جزا یا سزا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے اسے کامل مذہبی آزادی اور مکمل آزادیٔ ضمیر عطا فرمائی ہے۔ اور اس ضمن میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کو نمایاں کر کے دکھایا گیا ہے۔ جبر اور زبردستی سے اگر کوئی کام کرایا جائے تو اس پر جزا یا سزا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مالک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

دُعا ناممکن کو ممکن بنا دیتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

۲ر دسمبر کو مسجد کے احاطہ میں گہما گہمی پہلے سے کہیں زیادہ تھی۔ پروگرام کے مطابق خواتین و احباب، نمازِ ظہر سے قبل ہی مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے معًا بعد ایک بجکر ۴۵ منٹ پر جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن زیرِ صدارت جناب بشیر احمد نیجو صاحب شروع ہوا۔ عزیزم محمد فؤاد لال بہاری کی تلاوت کے بعد مکرم حامد جیاؤدی صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہُدیٰ یہی ہے

پڑھی بعد ازیں خاکسار راقم الحروف نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں جماعت کو جلسہ سالانہ کے اغراض سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ سب احباب پورے طور پر اس مقدس اجتماع سے مستفید ہوں۔ اپنے مختصر بیان کے بعد خاکسار نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا۔ (اس پیغام کا اردو ترجمہ دُوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

پیارے آقا کا یہ پیغام ایک نہایت محبت بھرا جنت آمیز رُوح پرور پیغام تھا۔ ہاں! اشاعتِ اسلام کے لئے ایک بے قرار دل کی ایک زندگی بخش صدا ہے کہ اے مسیح محمدی کے وجود کی سرسبز شاخو! آج اسلامی نمونہ قائم کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کی تاسیس کی ہے اپنے قابلِ رشک اور اعجازی قول و عمل سے پیغامِ اسلام کو دُوسروں تک پہنچاؤ۔ اور اپنی نئی نسلی کو روحانی اخلاقی تعلیم سے آراستہ کرو۔ اللہ تعالیٰ دُنیا بھر کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اپنے نیک اُسوہ اور قابلِ تقلید نمونہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کی توفیق دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس رُوح پرور پیغام کے علاوہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ، محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب۔ اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر انچارج مشنری امریکہ کی طرف سے بھی پیغامات موصول ہوئے تھے جو جلسہ سالانہ میں پڑھ کر سُنائے گئے۔

خاکسار کی افتتاحی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل مقررین نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مکرم نصر اللہ جگن صاحب۔ خلافت ایک مقدس امانت ہے کے موضوع پر۔ مکرم مبارک رمضان صاحب اسوۂ نبوی کے موضوع پر۔ مکرم سبحان فراگا صاحب برعنوان مالی قربانیوں کی عظمت۔ اور مکرم احمد ید اللہ نیجو صاحب نے حفاظتِ قرآن کے موضوع پر۔

جملہ مقررین نے مذکورہ عناوین پر بہت علمی پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ان کی پیش کردہ معلومات سامعین کے علم و ایمان کے اضافہ کا باعث بنیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ کا دُوسرا اجلاس

بتاریخ ۲ر دسمبر نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے دُوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ یہ سیشن مکرم شمس الحق یادعلی صاحب صدر جماعت احمدیہ کاتغ بون کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید مکرم سعید احمد نذیر نے کی بعدہٗ مکرم نذیر ہولاکش صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے حاضرین سے خطاب کیا:۔ ڈاکٹر محمد اسحاق جواہر صاحب نے بر موضوع THROMBSIS (کسی عضو یا شریان میں خون کا جم جانا) مکرم حمید زیادعلی صاحب برعنوان احمدیت اور اخلاقی و روحانی و سماجی انقلاب۔ مکرم عزیز نیجو صاحب: احمدی نوجوانوں کے فرائض۔ مکرم احمد سلطان غوث صاحب برعنوان اسلام میں خدا کا تصوّر۔ اور مولانا شمشیر سوکیہ صاحب موت کے متعلق اسلامی تعلیم کے موضوع پر۔ الحمد للہ جملہ تقاریر کا علمی معیار بہت بلند تھا۔ سامعین بہت محظوظ ہوئے۔

نمازِ تہجد اور قرآن و حدیث کا درس

۳ر دسمبر کو جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ جو نمازِ تہجد باجماعت کے ساتھ شروع ہوا۔ کثیر تعداد میں احمدی بھائی اور بہنیں نمازِ تہجد میں شریک ہوئے۔ نماز میں دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبود کیلئے متضرعانہ دُعائیں کی گئیں۔ نمازِ فجر کے بعد خاکسار نے سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کی تفسیر بیان کی۔ مومنین۔ کفار اور منافقین کی علامتوں کو بیان کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ ہمیں یہ سعی کرنی چاہیئے کہ ہم متقین کے حزب میں شامل رہیں۔ آخر میں اپیل کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تاکید کے مطابق یہ سترہ آیات ہمیں ازبر کر لینی چاہئیں۔

تیسرا اور اختتامی اجلاس

ٹھیک ۹½ بجے صبح جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت کے فرائض جناب محمد حنیف جواہر صاحب نے سرانجام دیئے۔ مکرم مبشر ڈومن صاحب نے نہایت خوش الحانی سے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ بعدہٗ مکرم مبارک بدھن صاحب نے نظم پڑھی۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل مقررین نے حاضرین کو خطاب کیا۔ مکرم محمد حنیف جواہر صاحب مکرم مولانا ابوبکر خان صاحب۔ مکرم حسن رمضان صاحب اور خاکسار راقم الحروف۔ ان کے عناوین یہ تھے، اسلام میں نماز باجماعت کی اہمیت۔ احمدیہ جماعت کے خلاف تنقید اور اس کے جوابات "رحماء بینہم"۔ اسلام کا مستقبل اور احمدیوں کے فرائض۔ خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں بتایا کہ اسلام کو ازسرِ نو اکنافِ عالم میں فروغ دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے نہایت ہی کمزوری اور کس مپرسی کے عالم میں اپنا مشن شروع کیا۔ دُشمنوں نے آپ کو نیست و نابود کرنا چاہا۔ لیکن وہ سب ناکام و نامراد ہو گئے۔ آپ کی جماعت ساری دُنیا میں پھیل گئی لیکن اسلام کی آخری عظیم الشان فتح ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ اس فتحِ عظیم کو قریب تر لانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم متحد ہو کر خلافت کے نظام کے ماتحت اخلاص اور جذبۂ فدائیت کے ساتھ

(باقی صفحہ ۹ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

رُوح پرور پیغام

بر موقعہ جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ ماریشس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں۔ اس اہم موقعہ پر جماعت کو اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے مقاصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے اور کس قدر کام ابھی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ساری انسانیت کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ یہ ایک عظیم کام ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قدر عظیم الشان اور عالمی انقلاب کو ایک دو دن میں برپا نہیں کیا جا سکتا۔ اس مہتم بالشان مقصد کے لئے ہماری موجودہ اور آئندہ نسلوں کی سنجیدہ اور مسلسل قربانیاں درکار ہیں۔ اس بارے میں دو امر نہایت اہم ہیں۔ پہلا امر یہ ہے کہ ہمیں اپنی آئندہ نسل کو اُن کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے کندھوں پر عائد کی ہیں نئی نسل کی فعال شرکت کے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں قوم کے مستقبل کے معماروں کی بہترین رنگ میں عقلمندی کے ساتھ تعلیم و تربیت کرنی ہوگی۔ موجودہ زمانہ کے زہر آلود اثرات و خطرات سے ہم آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ بعض لوگ اپنے بچوں کی دُنیوی تعلیم کے لئے سخت کوشاں ہیں۔ لیکن ان کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے بہت تھوڑی توجہ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا خودکشی کے مترادف ہے۔ بچوں کی دینی و اخلاقی اور رُوحانی تعلیم کا انتظام کرنا والدین اور جماعت کا مشترکہ فرض ہے۔ ہر احمدی بچہ ایسا ہونا چاہیئے کہ جو قرآن مجید کو پڑھ سکے اور سمجھ سکے۔ ہر احمدی مرد اور عورت کو اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہو۔ اس کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کے اندر رُوحانی بیداری پیدا ہو تو ہمیں محبت، اخلاص اور فدائیت کے ساتھ اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت انتہائی کوشش سے کرنی ہوگی۔

دُوسرا امر یہ ہے کہ ہمارا اپنا رویہ اور طریقِ زندگی مثالی اور قابلِ ستائش ہونی چاہیئے۔ جب ہم باہر جا کر اسلام کی خوبیوں کی تبلیغ کرتے ہیں تو لوگ ہمیں تنقیدی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اگر ہمارا کردار ہمارے قول کی تصدیق نہیں کرتا تو ہم لوگوں کے سامنے صرف خراب تاثرات پیدا کرنے والے ہوں گے آج دُنیا ہم سے ایسے معاشرہ کا مطالبہ کر رہی ہے جہاں فی الحقیقت اسلام کی تعلیم پر عمل ہو رہا ہو ایسا معاشرہ پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے روزمرہ کے اعمال اور ہماری زندگی اس بات کا ثبوت ہونے چاہئیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اور درحقیقت یہ دنیوی فوائد ہماری زندگی میں ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج آپ اپنے ماحول پر نظر دوڑائیں تو آپ کو ہر طرف بے اطمینانی نظر آئے گی۔ رنگ و نسل اور عقیدہ کے امتیاز نے ایک نہایت خطرناک صُورتِ حال پیدا کر دی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ظاہری ترقی کے باوجود انسان کا ذہن سکون کی دولت سے محروم ہے۔ ہم نے اس صورتِ حال کو درست کرنا ہے۔ یہ محض محبت، پیار، قربانی اور دُعاؤں اور اسلام کی تبلیغ کے ذریعہ ممکن ہے۔ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمیں ان ذمہ داریوں کو پُورا کرنے کی طاقت اور عزم عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو راہِ مستقیم پر رکھے۔ اور ہمیں ان مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے تھے (آمین)

(دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

خطبہ جمعہ

انسان کو چاہیئے کہ جس مقصد کیلئے اُسے اس دُنیا میں پیدا کیا گیا ہے اُس میں کامیاب ہونے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے

اس کا فرض ہے کہ وہ اُن حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف ہر وقت متوجہ رہے جنہیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے

وہ انسان کے عزت و شرف کا خیال رکھے اور جہاں حقوق العباد بشاشت کے ساتھ ادا کرنے کیلئے تیار رہے وہاں اپنے نفس کو بھی کبھی نہ بھولے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم فتح ۱۳۵۷ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۷۸ء مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں :-

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ (المدثر : ۴۳ تا ۴۸)

اور پھر فرمایا :-

ان آیات سے پہلے جنتیوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنتی، دوزخ میں جانے والوں سے سوال کریں گے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ تمہیں جہنم کی طرف کیا چیز لے گئی تو وہ جواب میں تین باتیں کہیں گے جن کا یہاں ذکر ہے۔ اور وہ تینوں باتیں اصولی ہیں اور انسان کی ساری زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

دوزخی جواب میں کہیں گے کہ وہ جہنم میں اس لئے ہیں کہ وہ "صلوٰۃ" ادا نہیں کرتے تھے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ مسکین کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ وہ اُسے کھانا نہیں دیتے تھے اور تیسرے یہ کہ وہ اپنا وقت ضائع کیا کرتے تھے مجلسوں میں بیٹھ کر بے حکمت باتیں کرتے رہتے تھے اور یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو وقت عطا کیا ہے اور زندگی دی ہے، اس کی بڑی قیمت ہے۔ اس کی بڑی قدر کرنی چاہیئے۔ اور یہ سارے گناہ وہ اس لئے کرتے تھے کہ انہیں یقین تھا یہی ورلی زندگی ہے 'موت کے ساتھ ان پر حقیقی فنا آجائے گی۔ اور انہیں کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہونا پڑے گا۔ اس لئے دلیری کے ساتھ وہ یہ باتیں کیا کرتے تھے۔

پہلی بات یہ ہے کہ وہ صلوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ اس میں ایک تو وہ فرض نماز بھی آتی ہے جس کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور

نماز ادا کی جائے

اور خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ کیونکہ

"مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"

کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد بننے کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور انسان کو پیدا کرنے کا یہی بنیادی مقصد ہے تو انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بنے۔ چنانچہ دوزخی یہ کہیں گے کہ انہیں پیدا کیا گیا تھا کہ وہ خدا کے عبد بنیں، اُس سے تعلق پیدا کریں۔ دعا کے ساتھ اور خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر۔ لیکن خدا کا عبد بننے کی بجائے وہ اپنے نفس کا عبد بن گئے۔ شیطانی وساوس کا عبد بن گئے یا شیطان کے چیلے بن گئے۔ خدا تعالیٰ کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ خدا کے قرب کی راہوں کو انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے خدا سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کیلئے انہوں نے کوئی مجاہدہ نہیں کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خدا سے دُور ہو گئے اور اس کے غضب اور قہر کی جہنم کے وارث بن گئے۔

پس

پہلا بنیادی فرض

انسان پر اس حق کی ادائیگی ہے جس کو ہم عام طور پر حقوق اللہ کہتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ تو کسی کا محتاج نہیں۔ اُسے کسی انسان یا کسی اور ہستی یا وجود کی احتیاج نہیں۔ اُسے کسی انسان یا کسی اور ہستی یا وجود کی احتیاج ہر سے سے ہے ہی نہیں۔ اس لئے کہ وہ کامل قدرتوں والا اور ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کوئی اُس کو روک نہیں سکتا۔ اُس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی طاقت نہیں۔ دنیا کی ہر چیز خدا کے مقابلے میں ایک مرے ہوئے کیڑے کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔

پس جب ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اگر ہم ان حقوق کو ادا نہیں کریں گے تو خدا کو نقصان پہنچے گا۔ خدا کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ وہ تو غنی اور صمد ہے۔ اُسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندہ کو پیدا کیا تھا بندہ بننے کے لئے، خدا تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے۔ یہ

خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے

اس نے اپنے کلام میں فرمایا کہ یہ میرے حق ہیں تم ان کو ادا کیا کرو۔ دراصل یہ اس کے حقوق نہیں یہ تو ہمارے ہی حقوق بنتے ہیں تاکہ ہم اپنے مقصدِ حیات کو حاصل کر سکیں یعنی جو مقصود ہے وہ انسان کی خود اپنی ہی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ تمہاری ذات نے اس مقصد کے حصول کے بعد میرے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے اس لئے میں اسے اپنا حق قرار دے دیتا ہوں۔

غرض پہلی بات دوزخیوں نے جواب میں یہ کہی یعنی جب اُن سے پوچھا گیا تمہیں کیا چیز جہنم کی طرف لے گئی تو جواب میں انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا بندہ بننے کے لئے اور اپنے قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کے لئے اور اپنی صفات کا مظہر بننے کے لئے انہیں پیدا کیا تھا اور انتہائی مہربانی سے اُسے خدا تعالیٰ نے اپنا حق قرار دیا تھا حالانکہ فائدہ سارے کا سارا اس کے بندہ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو کوئی فائدہ بندہ نہیں پہنچا سکتا۔ جو کچھ فائدہ پہنچتا ہے وہ خدا سے بندہ کو پہنچتا ہے لیکن اس قدر پیار کرنے والے خدا کی انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ اور قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے اس سے دُوری کی راہوں کو اختیار کیا اور اس کا عبد بننے کی بجائے غیر اللہ کا عبد بننے کی کوشش کی اور آج وہ اس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں۔ اور انہیں جہنم کی سزا مل رہی ہے۔

اور اصل جہنم تو یہی ہے کہ

خدا تعالیٰ کا غضب

اور اس کے قہر کی آگ کسی بدقسمت انسان پر بھڑکے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہر ایک آدمی کو محفوظ رکھے۔

دوزخی دوسری بات یہ کہیں گے کہ جو دوسرے بندوں کے حقوق تھے وہ انہوں نے ادا نہیں کئے۔ مسکین کے معنے لغت عربی میں ایسے شخص کے بھی ہیں جس کے پاس کچھ تو ہو لیکن اتنا نہ ہو کہ جو اس کے اہل و عیال کے لئے کافی ہو سکے۔ اور مسکین کے معنے ایسے شخص کے بھی ہوتے ہیں جسے دنیا ذلیل اور حقیر سمجھ رہی ہو۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اعلان کیا ہے کہ قرآن کریم کا نزول انسانی عزت اور شرف کے قیام کے لئے ہے۔ تو دوزخیوں نے جواب میں کہا کہ قرآن کریم تو اس لئے آیا تھا کہ انسان کی عزت اور اس کا شرف قائم کیا جائے اور اس کو نظر انداز کرنے کا مطلب تو یہی ہوتا ہے کہ گویا انسان خود بھی ذلیل ہو جائے کیونکہ یہ تو ایک چکر ہے جو چلے گا۔ اگر زید، بکر کی عزت نہیں کرے گا تو بکر، زید کی بھی عزت نہیں کرے گا۔ بہرحال یہ اجتماعی زندگی سے تعلق رکھنے والے فلسفہ اور اخلاقیات کا ایک علیحدہ مضمون ہے پس قرآن کریم کی ہدایت یہ بتا رہی تھی کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ ہر انسان کی عزت اور شرف کو قائم کیا جائے۔ اور قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس ساری کائنات کو سارے انسانوں کی بہبود اور فلاح کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مثلاً گندم ہے۔ اسے ہم نے اس موسم میں بویا ہے یا کچھ بوئی جا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اگر ہماری کوشش میں برکت ڈالے اور اس کے نتیجہ میں ہمارا ملک گندم میں خود کفیل ہو جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ہمارے ملک کے ایک حصہ کے لئے خدا تعالیٰ نے وہ گندم پیدا کی ہے بلکہ اس میں پاکستان کے سارے شہری حق دار ہوں گے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ" (الذاریات: ۲۰)

پس دوزخیوں نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز ہر انسان کے لئے اس کی فلاح کے لئے، اس کی بہبود کے لئے۔ اس کی تکالیف کو دور کرنے کیلئے۔ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔ اس کی قوتوں کی نشوونما کے لئے اور اس کی ترقیات کے لئے پیدا کی تھی لیکن وہ غاصب بن گئے۔ اور

خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء

میں جو غیر کا حق تھا اس کو بھی انہوں نے اپنا بنا لیا اور دوسرے لوگوں کو محروم کر دیا۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ اس دنیا میں انسان انسان میں فرق کرنے کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ جنہیں قرآن کریم نے دوسری جگہ بیان کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ نظر آتا ہے کہ کچھ گندم پیدا کرنے والے اور کچھ گندم کے مالک بن جانے والے اور کچھ کپڑا بنانے والے اور ان کے مالک بن جانے والے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق یہ سارے پھر بانٹ کے کھانے والے ہیں غرض دوزخیوں سے سوال یہ تھا کہ تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ دوزخ کی طرف لے جانے والی دوسری چیز یہ تھی کہ انہوں نے انسان کے حقوق غصب کئے اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی برتی

دوزخیوں نے تیسری بات یہ کہی اور یہ دراصل پہلی دو باتوں کی بنیاد تھی ہے کہ انہوں نے اپنے حقوق کا بھی خیال نہیں رکھا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں زندگی دی۔ طاقتیں دیں۔ صحت دی۔ وقت دیا اور یہ چاہا کہ وہ عمور الاوقات رہیں۔ زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہ جائے اور اس کے ضیاع سے نقصان نہ پہنچے۔ لیکن انہوں نے اپنے اوقات کو کام پر لگانے کی بجائے نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ۔ بے حکمت اور لغو باتوں پر خرچ کیا۔ اور اس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کر کے خود اپنی Personality اپنے وجود۔ اپنی ہستی کو نقصان پہنچایا۔ اگر خدا تعالیٰ کی نعمت سے پورا فائدہ اٹھاتے تو

خدا تعالیٰ کی راہ میں

پوری قربانیاں دینے کے قابل ہو جاتے لیکن انہوں نے نہ خدا کا حق ادا کیا اور نہ انسان کا حق ادا کیا اور نہ ہی اپنے نفس کا حق ادا کیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انہیں جہنم میں ڈال دیا۔ یہ وجہ بن گئی اُن کے جہنم میں آنے کی۔

خدا تعالیٰ اسی صورت میں آخر میں فرماتا ہے۔ بیچ میں دوسری آیتیں ہیں میں ان کو چھوڑتا ہوں۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے میں صرف ایک ٹکڑے کو لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ" قرآن کریم ایک نصیحت ہے۔

"فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ" جو چاہے نصیحت حاصل کرے۔ ہر شخص آزاد ہے۔ یہ آزادی خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک کامل تعلیم اور کامل شریعت انسان کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ انسان پر جبر نہیں کیا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ نہیں فرمایا کہ تیرے لئے اس کا انکار ممکن ہی نہیں بلکہ فرمایا تیرے لئے اس عظیم تعلیم کا انکار اور اس سے بے اعتنائی برتنا ممکن ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کسی شخص کو ہدایت دینا یا نہ دینا یہ خدا کا کام ہے۔

"هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ" خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں نیکی کی باتیں بھی بتائیں اور

نیکی اور تقویٰ کی راہیں

بھی انسان پر کھولیں اور ان دو چیزوں میں فرق ہے مثلاً ایک ہے خرچ کرنا اور ایک ہے دوسروں پر خرچ کرو" اور ان کا حق ادا کرو" اور یہ حکم ہے لیکن کن راہوں پر چل کر یہ صحیح خرچ ہو سکتا ہے یہ خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ تقویٰ کی راہوں کی تعیین بھی خدا تعالیٰ نے کر دی ہے اور اگر انسان اپنی بشری کمزوری کے نتیجہ میں بھٹک جائے تو مغفرت اور توبہ کے سامان بھی اس کے لئے پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اس بیان کو تعلق باللہ پر ختم کیا۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنا اس کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ انسانوں کا خیال رکھنا۔ ان کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اپنے نفس کی طاقتوں کو ضائع نہ کرنا۔ خود اپنے نفس کا خیال رکھنا۔ اپنے نفس کی صحیح نشوونما کرنا۔ خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کے قابل ہو جانا۔ یہ طاقت ہونا کہ انسان اپنے دائرہ استعداد کے اندر نیکیوں میں بڑھتا چلا جائے یہ سب کچھ اپنے زور کے ساتھ تو نہیں ہو سکتا۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ خدا تعالیٰ سے

دعاؤں کے ذریعہ

قوت اور طاقت حاصل نہ کی جائے۔ کیونکہ خدائے قادر و توانا جو تقویٰ والا ہے جس نے تقویٰ کی راہیں متعین اور واضح کر دیں اسی سے ہدایت مانگنی ہے کہ اے خدا! ہمیں بھٹکنے نہ دے اور جب انسان بھٹک جائے اور اس سے بشری کمزوری سرزد ہو جائے تو اس صورت میں صرف خدا کا دروازہ کھٹکھٹانا ہے کہ اے خدا! مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اس کے بغیر تو انسان کی نجات ممکن نہیں۔

پس جو لوگ جنت میں گئے ان کا بھی یہاں ذکر آ گیا یعنی جب دوزخیوں کا ذکر آ گیا کہ انہوں نے یہ کام نہیں کئے تو جنتیوں کا خود بخود آ گیا کہ انہوں نے یہ کام کئے لیکن انہوں نے اپنے زور کیساتھ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت کے نتیجہ ہی میں وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے قابل ہوئے اس لئے انسان کو یہ چاہیئے کہ جس مقصد کیلئے وہ پیدا ہوا ہے اسمیں کامیاب ہونے کی وہ ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ کے حقوق جو خود خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کئے ہیں ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہے۔ ہر

انسان کی عزت اور شرف

کا خیال رکھے اور ہر انسان کا حق ادا کرنے کیلئے بشاشت کیساتھ ہر وقت تیار رہے اور اپنے نفس کو کبھی نہ بھولے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

کہ تیرے نفس کے بھی حقوق ہیں اور جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے جب تک کوئی شخص اپنے نفس کے حقوق ادا نہیں کرتا اور صحیح راہوں پر چل کر اپنے نفس کی نشوونما نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ نے اُسے جو قوتیں اور استعدادیں دی ہیں اُن میں صحت مند نشوونما نہیں ہوتی اس وقت تک نہ وہ

خدا تعالیٰ کے حقوق

ادا کر سکتا ہے اور نہ بندوں کے حقوق ادا کر سکتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کیلئے ہمیں پیدا کیا ہے اس کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا کرے اور ہم صحیح معنوں میں خدا کے بندے بن جائیں۔ ہماری زندگی میں ہمارے ہر عمل میں خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے دنیا کو نظر آئیں اور ہمارے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ اور مقبول ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیار سے اُن کی جزا ہمیں عطا فرمائے۔ آمین" ؎

خطبہ نکاح

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہمارے باہمی تعلقات قول سدید پر قائم ہوں

مورخہ ۱۸ نبوت ۱۳۵۷ ہجری شمسی بمطابق ۱۸ نومبر ۱۹۷۸ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبۂ نکاح ارشاد فرمایا وہ افادۂ احباب کی خاطر پیش خدمت ہے۔

(ادارہ بدر)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

یہ آیات کریمہ جو نکاح کے اعلان کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں ان میں ایک ضروری ہدایت جن کی طرف ہمیں توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم تقویٰ اللہ اختیار کرو قول سدید کے پابند رہو تاکہ تمہارے اعمال ہر قسم کے فسادات سے پاک ہو جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کی

مغفرت کے وارث بن جاؤ

انسان اس دنیا میں تمدنی اور معاشرتی زندگی گزارنے والا حیوان ہے چنانچہ ایک دوسرے کے ساتھ جو تعلقات قائم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ وہ سب قول سدید پر قائم ہوں گویا ایک دوسرے کے ساتھ COMMUNICATIONS (کمیونیکیشنز) کی بنیاد انسانی قول یا بیان پر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے علمه البيان (الرحمٰن) یعنی خدا تعالیٰ نے انسان کو بیان سکھایا ہے جو آپس میں تعلقات قائم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے پس اصل چیز وہ انسانی آواز یا زبان سے ادا ہونے والا لفظ یا بول ہے جسے بعد میں انسان نے اپنی ضرورت اور سہولت کے لئے حروف اور تحریر میں تبدیل کر لیا ہے۔ اسی لئے جب ہم ساری دنیا کی مختلف زبانوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں ایسی زبانیں بھی ملتی ہیں جو بولی تو جاتی ہیں لیکن ابھی تک لکھی نہیں جاتیں۔

افریقہ میں جب میں دورے پر گیا تو وہاں بہت سے ایسے قبائل میرے علم میں آئے کہ جو زبان وہ بولتے ہیں وہ بولی تو جاتی ہے تحریر میں نہیں آتی۔ لیکن دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں جو تحریر میں ہو اور بولی نہ جائے دنیا میں ایسا کوئی علاقہ نہیں جہاں صرف تحریر سے انسان ایک دوسرے پر اپنا مافی الضمیر ادا کر رہا ہو۔

پس اصل چیز بیان ہے آپس میں باتیں کرنا ہے جس کی خدا تعالیٰ نے انسان کو طاقت دی ہے اور خود ہمارے نزدیک انسان کو ابتداء میں عربی زبان سکھائی گئی تھی غرض جب انسانی معاشرہ، تمدنی زندگی سبھی اور ہر قسم کے باہمی تعلقات کی بنیاد زبان ہے تو قرآن کریم نے یہ حکم دیا قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا صرف سچ بولنے پر اکتفا نہیں کرنا بلکہ ایسا سچ بولنا ہے جس میں کوئی ہیر پھیر نہیں۔ فرمایا تم آپس میں صاف سیدھی اور کھلی کھلی بات کرو گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری اجتماعی زندگی میں بھی اور تمہارے انفرادی تعلقات میں بھی کسی قسم کا فساد اور فتنہ اور بدمزگیاں اور ناراضگیاں اور لڑائی جھگڑے باقی نہیں رہیں گے۔ پس اسلام میں قول سدید پر بڑا زور دیا گیا ہے اور اس میں بڑی برکت ہے اس کی طرف ہمیں ہمیشہ متوجہ رہنا چاہیئے اور

دعا کرتے رہنا چاہیئے

میں اس وقت بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قول سدید کے اصول پر قائم رکھے اور ہماری زندگیوں کو قول سدید کی برکت سے پاک اور مطہر اور خوشحال بنائے اور اطمینانِ قلب عطا ہو ہمارے درمیان جو بھی رشتے قائم ہوتے ہیں خصوصاً آج کا یہ موقع ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے چھ خوشیاں اکٹھی کر دی ہیں میں اس وقت چھ نکاحوں کا اعلان کروں گا یہ نکاح اور ازدواجی تعلقات کا جو رشتہ ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ متعلقین کو قول سدید کی توفیق عطا کرے اور خدا کے کلام میں جو برکتیں ہیں ان کا وارث بنائے اور یہ سارے نکاح سب کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوں"۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے احباب سمیت دعا فرمائی۔

قائدین کرام اپنی مجلس میں شعبۂ اطفال کو منظم کرنے کی کوشش کریں (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خلاصہ خطبۂ جمعہ

فرمودہ ۱۹ر جنوری ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۹ر جنوری آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورہ توبہ کی آیات ۱۲۸-۱۲۹ تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر دو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا آپ نے جو تعلیم پیش کی وہ بھی نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ اشجار، معدنیات اور حیوانات تک کے لئے رحمت ہے آپ پر یہ امر بہت شاق گزرتا تھا کہ لوگ کیوں خدا کی طرف توجہ نہیں کرتے اور مومنوں کے لئے تو آپ کا وجود سراسر رحمت و شفقت کا پیکر تھا۔

ان آیات میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ اگر بعض لوگ دین سے پھر جائیں تو مومنوں کا ردعمل یہ ہونا چاہئے کہ ہم نہ تمہیں کسی امر پر قائم رہنے کے لئے مجبور کر سکتے ہیں اور نہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم تمہیں کوئی سزا دیں ہمارے لئے تو بس ہمارا خدا ہی کافی ہے اسی پر ہمیں توکل ہے اور وہ رب العرش العظیم ہے یعنی مالک کونین ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بننے کی کوشش کریں اور آپ پر دن رات درود بھیجیں اور علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت پر قائم ہو جائیں کہ ہمارے لئے تو بس ہمارا خدا ہی کافی ہے اور ہمیں صرف اسی پر توکل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی عظمت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان راہوں کو اختیار کرنا چاہئے جن پر چل کر آپ نے رب العرش العظیم کا پیار حاصل کیا۔

نائیجیریا کی جماعت ہائے احمدیہ کی ۲۹ویں سالانہ کانفرنس

نائیجیریا اور دیگر قریبی علاقوں کے قریباً چھ ہزار احمدی احباب کی شرکت

ایمان افروز تقاریر، جماعتی کارگزاری کا جائزہ

پریس اور ٹی وی پر کانفرنس کی وسیع اشاعت

محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا بذریعہ کیبل گرام مطلع فرماتے ہیں کہ:-

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی انتیسویں سالانہ کانفرنس ۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کو مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج لیگوس میں بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس میں ملک کے اطراف و جوانب میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعتوں کے تقریباً چھ ہزار افراد نے شرکت کی اسی طرح قریبی ممالک ریپبلک آف بینن، نائیجر، مالی اور غانا سے بھی افراد جماعت تشریف لائے افتتاحی خطاب میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے خصوصی پیغامات سنائے جن میں جماعت کو اشاعتِ اسلام کے لئے قربانی دینے اور جماعت میں باہمی اخوت و محبت کی اہمیت پر زور دیا گیا تھا۔

مکرمی جسٹس بکری نے جو افتتاحی اجلاس کے چیئرمین تھے اور خاکسار نے اختتامی دعا سے قبل جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور گذشتہ سال کی جماعتی کارکردگی کا مختصر جائزہ لیا۔ جن میں اہم کام آٹھ نئی مساجد اور ۲ مشن ہاؤسز کی تعمیر اور ایک ہسپتال کا قیام شامل ہے۔ خاکسار نے ایک احمدیہ سپلیمنٹ کی سکیم کا بھی اعلان کیا جس میں پریس، ہسپتال، سکول اور احباب جماعت کے رہائشی مکانات ہوں گے۔ اس کے لئے لیگوس کے قریب ایک بڑی شاہراہ پر زمین کا وسیع قطعہ خرید لیا گیا ہے۔ کانفرنس میں اہم اسلامی مضامین پر تقاریر ہوئیں خاص طور پر ڈاکٹر فشولا صاحب آف یونیورسٹی لیگوس اور مسٹر سیدنو صاحب صدر لیبر کانگریس نائیجیریا کی احمدیت کے متعلق ایمان افروز تقاریر بہت دلچسپی کا باعث ہوئیں جلسہ کی کارروائی کو پریس، ریڈیو اور ٹی وی نے نہایت عمدہ اور وسیع طور پر نشر کیا۔

(الفضل مؤرخہ ۱۷ جنوری ۷۹ء)

تقریر برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

آخری قسط

توحیدِ الٰہی اور اس کے فوائد و برکات

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

توحید کے فوائد و برکات

تمام برکات و فوائد کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو غنی ہے اور انسان سراسر اس کا محتاج ہے توحید حقیقی کے اعتبار سے سب سے بہتر سب سے کامل اور سب سے اعلیٰ نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے جامع البرکات وجود بنایا ہے۔ جو فوائد برکات خدا تعالیٰ کے وجود میں ہیں ظلّی طور پر وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ہیں۔ اور آپ کے بعد یہ فوائد و برکات آپ کی پیروی سے وابستہ ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی پیروی میں سب سے اعلیٰ مقام حاصل کیا اور الہام وحی کے ذریعہ اس امر کی تصدیق کی ہے کہ کلّ برکۃٍ من محمدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) فتبارک من علّم و تعلّم

آپ نے کھلے طور پر جا بجا اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ اگر آپ کے پہاڑوں کے برابر بھی اعمال ہوتے تو بھی ہرگز کوئی برکت نہ پا سکتے جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی بدولت ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ انا اعطینٰک الکوثر کہ یہ فوائد برکات اللہ تعالیٰ آپ کو اتنے عطا فرمائے گا کہ بمطابق فرمان الٰہی ہر لحاظ سے وہ تمام انبیاء اور انکے متبعین کے مقابلہ بکثرت اور زیادہ ہوں گے اور اسی طرح آپ کے ساتھ یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کے دین کو سب دینوں پر غالب کرے گا اس میں بھی اس بات کا اظہار ہے کہ اس بات سے بھی آپ سب پر غالب ہوں گے علاوہ ازیں آپ کی اُمّت کا نام خدا تعالیٰ نے خیر اُمّت رکھا ہے آپ کی شان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

نیز حضور فرماتے ہیں:—

تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ پر کسی طرح کی جرح کر سکے۔ سبحانہ اذا ۔۔۔ ما اعظم شانک یا سیدی سواہ للہ

موسیٰ و عیسیٰ ہمہ خیل تو اند
جملہ دریں راہ طفیل تو اند

عنوان مندرجہ بالا کے ضمن میں جو نہایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حقائق آفرین قلم سے تحریر فرمائی ہے اسے حضور ہی کے مبارک الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

"ہمارے تجربہ میں آیا ہے کہ اہل اللہ قرب الٰہی میں ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متواری کر لیتا ہے اور جس طرح آگ لوہے کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر نہیں آتا اور ظلّی طور پر وہ صفات الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتا ہے اس وقت ایسے بدوں دعا و التماس ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر الوہیت کے خواص رکھتے ہیں اور وہ ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو جس طرح کہتے ہیں اسی طرح ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور زبان سے ایسے امور کی صدور کی بصراحت بحث ہے جیسا کہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی اور ایسا ہی معجزہ شق القمر اور اسی طرح پر اکثر مریضوں اور سقیم الحال لوگوں کا اچھا کر دینا ثابت ہے قرآن کریم میں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ ما ینطق عن الھوٰی یہ اس شدید اور اعلیٰ ترین قرب کی طرف اشارہ ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال تزکیۂ نفس اور قرب الٰہی کی دلیل ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عبد مومن کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں وغیرہ ہو جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام اعضاء للّٰہی طاعت کے رنگ سے ایسے رنگین ہو جاتے ہیں کہ گویا وہ ایک الٰہی آلہ ہیں جن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً افعالِ الٰہیہ ظہور پذیر ہوتے ہیں یا ایک مصفا آئینہ ہیں جس میں تمام مرضیات الٰہیہ لبعداء تمام عکسی طور پر ظہور پکڑتی رہتی ہیں یا یہ کہو کہ اس حالت میں وہ اپنی انسانیت سے بکلی دستبردار ہو جاتے ہیں جیسے جب انسان بولتا ہے تو اس کے دل میں خیال ہوتا ہے کہ لوگ اس کی فصاحت اور خوش بیانی اور قادر الکلامی کی تعریف کریں مگر وہ لوگ بر خلاف اس کے ہوتے ہیں اور ان کی روح جب جوش مارتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ایک موج اس پر اثر انداز ہو کر تموّج پیدا کر دیتی ہے اور اپنی آواز اور تکلم سے وہ نہیں بولتے بلکہ اپنی حال اور قال اور جوشش سے اور ایسا ہی جب وہ دیکھتے ہیں تو جیسا کہ قاعدہ ہے رؤیت میں فکر شامل ہے ان کی رؤیت اپنے دخل سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے نور سے اور وہ ان کو ایک ایسی چیز دکھا دیتا ہے جو دوسرے پر غور نظر سے بھی نہیں دیکھ سکتے جیسے آیا ہے کہ اتقوا فراسۃ المومن یعنی مومن کی فراست سے بچو کیونکہ تمہاری آدرش ہے اور اس کی آمد تمہارا قال ہے اس کا حال جیسے ایک گھڑی چلتی ہے اس کے پرزے تو اسے چلاتے رہیں گے اس میں تم تین بجے کی بجائے سات بجانے کا وقت کر سکتے ہو مگر گھڑی جو اسی مطلب کے لئے بنائی گئی ہے وہ تو ٹھیک وقت بتلائے گی اور خطا نہ کرے گی پس اگر اس سے جھگڑو گے تو بجز خفت کیا لو گے اسی طرح سے یاد رکھو کہ متقی کا یہ کام نہیں کہ وہ ان لوگوں سے جھگڑے اور مقابلہ کرے جو قرب الٰہی کا درجہ رکھتے ہیں تم خود ہی بتلاؤ کیا وہ شخص جو تاریکی میں چل رہا ہے اس آدمی کا مقابلہ کر سکتا ہے جو چراغ کی روشنی میں جا رہا ہے؟ ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ فرمایا ہے ھل یستوی الاعمٰی والبصیر کیا اندھا اور بینا مساوی ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اکابر منشاء الٰہیہ کا رعب تھا جو صحابہ پر تھا اور ایسا ہی انبیاء علیہم السلام سے ساتھ یہ رعب بطور نشان الٰہی وہ پوچھ لیتے تھے کہ اگر یہ وحی الٰہی ہے تو ہم مخالفت نہیں کرتے اور وہ ایک ہیبت میں آ جاتے تھے۔

مدعا یہ ہے کہ مومن جب خدا سے محبت کرتا ہے تو الٰہی نور کا اس پر تسلط ہو جاتا ہے اگرچہ وہ نور اس کو اپنے اندر چھپا لیتا ہے اور اس کی بشریت کو ایک حد تک بھسم کر دیتا ہے جیسے آگ میں پڑا ہوا لوہا ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ عبودیت اور بشریت معدوم نہیں ہو جاتی۔ یہی وہ راز ہے جو قُل انما انا بشر مثلکم میں مرکوز ہے بشریت تو ہوتی ہے مگر وہ الوہیت کے رنگ کے نیچے متواری ہو جاتی ہے اور اس کے تمام قوٰی اور اعضاء الٰہی راہوں میں خدا تعالیٰ کے ارادوں سے پُر ہو کر اس کی خواہش کی تصویر ہو جاتے ہیں اور یہی وہ امتیاز ہے جو اس کو کروڑہا مخلوق کی روحانی تربیت کا کفیل بنا دیتا ہے اور ربوبیت تامّہ کا ایک مظہر قرار دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کبھی بھی ایسا نبی اس قدر مخلوقات کے لئے ہادی اور رہبر نہ ہو سکے چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل دنیا کے انسانوں کی تربیت کے لئے آئے تھے اس لئے یہ رنگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بدرجہ کمال موجود تھا اور یہ وہ مرتبہ ہے جس پر قرآن کریم نے متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت شہادت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مقابل اور اسی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر فرمایا ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین اور ایسا ہی فرمایا یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ قرآن

شریف کے دوسرے مقامات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے امّی فرمایا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا آپ کا کوئی استاد نہ تھا مگر باایں ہمہ کہ آپ اُمّی تھے حضور کے دین میں ادنیٰ درجہ اوسط درجہ کے آدمیوں کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے فلاسفروں اور عالموں کو بھی کر دیا جمیعًا کے دو معنے ہیں اوّل تمام بنی نوع انسان یا تمام مخلوق دوم تمام طبقہ کے آدمیوں کے لئے یعنی متوسط ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے فلاسفروں اور ہر ایک قسم کے عقل رکھنے والوں کے لئے غرض ہر عقل اور مزاج کا آدمی مجھ سے تعلق کر سکتا ہے۔ غرض اس اُمّی نے کتاب اور حکمت ہی نہیں سکھلائی بلکہ تزکیۂ نفس کی راہوں سے واقف کیا اور یہاں تک کہ وایدہ بروح منہ تک پہنچا دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ تا لوگ محسوس کریں کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات انسان کے ساتھ کہاں تک ہو سکتی ہے۔ ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تعلقات بہت نازک درجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ مقربین سے الوہیت کا ایسا تعلق ہو جاتا ہے کہ مخلوق پرست انسان اس کو خدا سمجھ لیتے ہیں مگر یہ بالکل درست اور صحیح ہے ؎

مردانِ خدا خدا نباشند
لیکن از خدا جدا نباشند

یعنی خدا کے بندے خدا نہیں ہوتے لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ کے ایسے مقبولوں کی عجیب شان ہوتی ہے ان کی نظر میں خدا کا حُسن دیکھ لینے کے بعد اور کسی چیز کی اس کے مقابلہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

بھلا جس کو خدا مل جائے اسے اور کیا چاہیئے مثل مشہور ہے ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ یعنی جسے خدا مل گیا اسے سب کچھ مل گیا ؎

خدا داری چہ غم داری
جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

خدا تعالیٰ کی ازلی ابدی صفات

قرآن نے ہمیں جس خدا کی طرف بلایا ہے اس کی اس نے جو صفات بیان کی ہیں ان میں سے بعض نمونۃً بیان کی جاتی ہیں فرماتا ہے

ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عٰلم الغیب و الشہادۃ ھو الرحمٰن الرحیم (الحشر ۲۲) مٰلک یوم الدین (الفاتحہ ۴) الملک القدوس السلام المھیمن العزیز الجبار المتکبر (الحشر ۲۴) ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنٰی ط یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض ج وھو العزیز الحکیم (الحشر ۲۵) علیٰ کل شیءٍ قدیر (البقرہ ۲۱) رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مٰلک یوم الدین (فاتحہ ۲-۳-۴) اُجیب دعوۃ الداع (البقرہ ۱۸۷) الحی القیوم (البقرہ ۲۵۶) قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد (الاخلاص)

ترجمہ و تشریح:- یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں (یعنی جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا غلط ہے) وہ عالم الغیب یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ہم ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں پھر فرمایا وہ عالم الشہادت ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے پھر فرمایا کہ ھو الرحمٰن یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے نہ کسی غرض سے اور نہ کسی کے عمل کے پاداش میں ان کے لئے سامانِ راحت میسر کرتا ہے جیسا کہ آفتاب اور زمین وغیرہ اس عطیہ کا نام۔ پھر فرمایا الرحیم یعنی وہ نیک عملوں کی نیک جزا دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا پھر فرمایا مالک یوم الدین یعنی وہ خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اس کا کوئی کارپرداز نہیں جس کو اس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ جا بیٹھا ہو اور کچھ نہ کرتا ہو پھر فرمایا الملک القدوس یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں (دنیا کے راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام نہیں لیتا اور نہ کمزور عادل بن کر خدائی کو الوداع کہتا ہے) بلکہ خدا تعالیٰ کا جہان تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے پھر فرمایا السلام یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے یعنی وہ امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے کیونکہ بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے پھر فرمایا المھیمن العزیز الجبار المتکبر یعنی وہ سب کا محافظ اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کاموں کا بنانے والا اور اس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے اور فرمایا ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنٰی یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کا بھی پیدا کرنے والا ہے اور رُوحوں کا بھی پیدا کرنے والا ہے رحم میں تصویر کھینچنے والا تمام نیک نام یا صفات جہاں تک خیال میں آ سکیں سب اسی کے نام ہیں اور پھر فرمایا یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکیزگی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کے پابند ہیں اور پھر فرمایا علیٰ کل شیءٍ قدیر یعنی خدا تعالیٰ بڑا قادر ہے اس میں پرستاروں کے لئے تسلی ہے کہ اگر خدا عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا اُمید رکھیں پھر فرمایا رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مٰلک یوم الدین اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی وہی خدا ہے جو تمام عالموں کا پرورش کرنے والا ہے رحمٰن۔ رحیم اور جزا کے دن کا آپ مالک ہے ہر ایک پکارنے والے کی پکار کو سننے والا ہے جواب دینے والا یعنی دعاؤں کا قبول کرنے والا اور پھر فرمایا الحی القیوم یعنی ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانوں کی جان اور سب کے وجود کا سہارا یہ اس لئے کہا کہ وہ ازلی ابدی نہ ہو تو اس کی زندگی کے بارے میں دھڑکا رہے گا کہ شاید ہم سے پہلے فوت ہو جائے اور پھر فرمایا کہ وہ خدا اکیلا خدا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا اور نہ کوئی اس کے برابر اور نہ کوئی اس کا ہم جنس اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو صحیح طور پر ماننا اور اس میں زیادتی یا کمی نہ کرنا یہ وہ عدل ہے جو انسان مالک حقیقی کے حق میں بجا لاتا ہے یعنی وہ خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرنے میں نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جھک جائے اور نہ خدا کو جسمانی چیزوں کے مشابہ قرار دے۔ یہی طریق قرآن کریم نے صفاتِ باری تعالیٰ میں اختیار کیا ہے چنانچہ وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا دیکھتا سنتا جانتا بولتا کلام کرتا ہے پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے لیس کمثلہ شیءٌ۔ فلا تضربوا للہ الامثال یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اس کے لئے مخلوق سے مثالیں نہ دو سو خدا کی ذات کو تشبیہ اور تنزیہ کے بین بین رکھنا یہی وسط ہے جو اسلام کی میانہ روی کی تعلیم ہے جس کے بارہ میں امت مبارکہ بننے کے لئے قرآن شریف میں وسط کی ہدایت ہے توریت میں خدا تعالیٰ نے انتقامی امور پر زور دیا ہے اور انجیل میں عفو اور درگذر پر زور دیا ہے اور اس امت کو موقع شناسی اور وسط کی تعلیم ملی خیر الامور اوسطھا

اس زمانہ میں اپنی زندہ صفات کے ساتھ خدا تعالیٰ کا اپنے ایک برگزیدہ پر ظاہر ہونا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس خصوص میں فرماتے ہیں:-

"چونکہ انسان خدا تعالیٰ کے تعبّد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے وہ اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اس کی نجات ہے اس کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے اور وہ اندھا رہنا نہیں بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے متعلق پورا علم پا دے گویا اس کو دیکھ لے۔ سو یہ اس کی خواہش محض اسلام کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے کیونکہ اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے"

"سو میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اب میں بموجب آیت کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بخشی ہے کہ میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں مجھے عطا کی گئی ہے میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ر جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ

ہیں اور اگر خدا نے میری قسم کا اختیار نہ دیا ہوتا تو دنیا اس کا ثبوت دیکھ سکتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۷)

"میں دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا تعالیٰ غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا کیا کوئی ہے؟ کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے ہزارہا نشان خدا تعالیٰ نے محض اس لئے مجھے دیئے ہیں تا دشمن معلوم کرے کہ دینِ اسلام سچا ہے۔ میں اپنی کوئی عظمت نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۱)

چونکہ حضور صفاتِ الٰہیہ کے مظہر تھے اس لئے آپ پر بھی خدا تعالیٰ نے اپنی صفات کی چادر ظلّی طور پر ڈالی اور آپ اس سے نشان کر دنیا کی طرف واپس لوٹے تاکہ [illegible] کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جائیں۔ [illegible] انسان ان نشانات کے ذریعہ [illegible] گئے۔ لاکھوں ان معجزات کے ذریعہ بیماریوں سے شفا پا گئے چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ایک ایک صفت کو اپنے وجود سے ظاہر کیا اور خدا تعالیٰ کو لوگوں سے قریب کر کے۔ لوگوں کو خدا سے قریب کر دیا قرآن کریم میں آتا ہے وَھُوَ بِینَھُمَا الا تَبْعِثُھَا خدا تعالیٰ بندوں کی گزارش دیکھ کر خود ان کے قریب آتا ہے اب یہ تو ممکن امر ہے کہ اس مختصر وقت میں ہر صفت کے تعلق سے حضور کے نشانات کا صفات وار ذکر کرے البتہ نمونہ کے طور پر خاکسار چند صفات کے ذکر پر اکتفاء کرے گا۔ وباللہ التوفیق

حضور فرماتے ہیں "نواب علی محمد صاحب نواب جھجھر نے لدھیانہ میں غلہ منڈی بنائی تھی کسی شخص کی شرارت سے غلہ منڈی بے رونق ہو گئی نواب صاحب نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے رجوع کیا مگر حضور کو اس خط کے پہنچنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی کہ اس مضمون کا خط نواب صاحب کی طرف سے آنے والا ہے چنانچہ حضور نے قبل از وقت نواب علی محمد صاحب مرحوم کو اپنے خط کے ذریعہ اس واقعہ کی خبر دی" حسنِ اتفاق سے جس دن حضور نے یہ خط پوسٹ کیا اسی دن نواب صاحب نے حضور کی خدمت میں مندرجہ بالا مضمون پر مشتمل اپنا خط پوسٹ کیا نواب صاحب حضور کے خط کو پڑھ کر عالم سکتہ میں آ گئے کہ حضور کو میرے راز کا خط پہنچنے سے کیسے معلوم ہو گیا چنانچہ نواب صاحب نے اس خط کو تبرک سمجھ کر ہمیشہ اپنے پاس رکھا نواب صاحب نے جس غرض کے لئے دعا کی التجا کی تھی حضور کو خدا تعالیٰ نے الہامًا اطلاع دی کہ کچھ عرصہ کے لئے روک اٹھا دی جائے گی اور ان کو اس غم سے نجات دی جائے گی۔ حضور نے نواب صاحب کو اس الہام سے بذریعہ خط اطلاع بھجوائی یہ الہام نواب صاحب کے تعجب کا موجب ہوا اور جلد تر پورا ہوا۔ غرض ان پر تین نشان ظاہر ہوئے خدا تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے کا اور سمیع و مجیب ہونے کا

صفت علیم اور عالم الغیب ہونے کا نشان

دسمبر ۱۸۹۶ء میں پنجاب کے صدر مقام لاہور میں ایک بڑا بھاری جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام مذاہب کے نمائندگان وکلاء کو بالمقابل تقاریر کے لئے بلایا گیا اور یہ سب اکابرات کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے کہ مذاہب مروجہ میں سے کونسا مذہب حق اور بنی آدم کے لئے زیادہ مفید اور اصل مقصد زندگی انسانی کا حاصل کرا دینے والا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس جلسہ میں سنانے کے لئے ایک مضمون لکھا اور اس مضمون کے بارہ میں حضور کو قبل از وقت الہام ہوا کہ حضور کا مضمون سب پر بالا رہے گا اور پھر یہ الہام ہوا اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ اَیْنَمَا قُمْتَ۔ چنانچہ حضور نے اس جلسہ سے قبل ایک اشتہار شائع کر کے دور و نزدیک کے لوگوں کو ان الہامات کی خبر دی چنانچہ اس جلسہ میں غیر مذاہب کے وکلاء نے بلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر گواہیاں دیں کہ مرزا صاحب کا مضمون سب پر بالا رہا انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ پنجاب اور دیگر اخبارات نے پرزور الفاظ میں حضور کے مضمون کے سب پر بالا رہنے کی تصدیق کی۔ یہی مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ حضور نے دو درجن سے زائد ایسی کتب تصنیف فرمائیں جن سے خدا تعالیٰ کی صفتِ علیم کا اظہار ہوتا ہے۔

صفت رازقیت کا نشان:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے والد صاحب کی زندگی میں قوت لایموت پر قلت پر قناعت کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کی عبادت میں استغراق رکھتے تھے جب آپ کو خدا تعالیٰ نے آپ کے والد صاحب کی وفات کی بذریعہ الہام اطلاع دی تو آپ کو تقاضائے بشریت سے خیال ہوا کہ اب آپ کے گذارے کی کیا صورت ہو گی۔ خدا تعالیٰ نے اس بارہ میں آپ کو الہامًا تسلی دی کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ آپ کی اس الہام سے پہلے کی حالت کسی پر پوشیدہ نہ تھی مگر الہام کے بعد جس طور پر خدا تعالیٰ نے آپ کی دستگیری کی یہ کسی شخص کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہونا بھی ممکن ہے خود حضور فرماتے ہیں کہ حضور کو تو صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی مگر خدا تعالیٰ نے لاکھوں انسانوں کو آپ کے دسترخوان پر روٹی کھلائی اور مالی لحاظ سے جو فتوحات آپ کو حاصل ہوئیں ان کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ "یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زائد ہوں گے۔" (حقیقۃ الوحی) غرضیکہ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رازقیت کے نشانوں کی بارش ہے جس کا تسلسل تقریبًا ایک صدی سے روز افزوں جاری ہے اللّٰھم زِد فَزِد۔

غرض کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ آپ خدائے احد کی صفات کی جلوہ گری پر مشتمل نشانوں کے ذریعہ سعید روحوں کو خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہوں ایسے نشانات کے ذریعہ ایسی زندگی بخشیں جس سے زندگی بخشیں تا وہ اپنے درختِ وجود کی سرسبز اور پھلدار شاخیں بن کر دنیا کے لئے نمونہ بن سکیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔" (الوصیت) پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی قائم کردہ جماعت کا یہ منصب ہے اور اسی لحاظ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے مثیل خدا تعالیٰ کے کلام میں کہلاتے ہیں۔

اب اس امر کو ثابت کر دینے کے بعد کہ اسلام خدا تعالیٰ کے متعلق کامل تعلیم دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اسی دنیا میں ملا دیتا ہے اور یقین و وثوق کے ایسے دروازے انسان کے لئے کھول دیتا ہے کہ شک و شبہ کی اس کو گنجائش ہی نہیں رہتی اور وہ ہمیشہ خوشی سے موت کا منتظر رہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں نے [illegible] ہے اور اب خدا تعالیٰ کی تمام صفات کا ایک ایک کر کے مشاہدہ کر لیا ہے اور اب میرے لئے موت کے بعد کچھ نہیں مگر خیر اور یہ انتہا ترقیات۔ خدا کرے کہ جماعت کو یہ مقام ہمیشہ حاصل رہے اور خدا کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی تکمیل ایسے شاندار طریق پر ہو کہ دنیا کا کوئی انسان ہدایت پانے سے بے نصیب نہ رہے اور جس طرح وہ [illegible] ہے اس کی مخلوق بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین کے ذریعہ موحدین و موحدین کے زمرہ میں داخل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائے جن کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ کی توحید کا عظیم جھنڈا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اسی خصوص میں عظیم بشارتیں دی ہیں۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

"میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا کوئی ان کو بچا نہیں سکتا وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا ..... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا تعالیٰ کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۸۹)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

※

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و سکندرآباد کا پہلا سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے خاص فضل و احسان سے پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار شام کے ٹھیک چار بجے خاکسارہ کی صدارت میں اجتماع کی کاروائی کا آغاز محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ معیار اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس میں حصہ لینے والی چھ بہنیں گریجویٹ تھیں چونکہ معیار اوّل پر یہ پابندی تھی کہ اس میں حصہ لینے والی تمام ممبرات بی اے یا ایم اے کی طالبات ہوں یا پھر وہ بہنیں ہوں جو تقریر کی پریکٹس رکھتی ہوں۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق دو عنوان تھے (۱)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک صد سالہ جوبلی فنڈ اور اس کے بہتر نتائج۔ (۲)۔ برکات خلافت۔ تقریر کے لئے وقت چھ منٹ تھا۔ مقابلہ میں عزیزہ ناصرہ بیگم بنت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب اوّل۔ محترمہ انیسہ صلاح الدین دوئم اور عزیزہ صبیحہ بیگم بنت مکرم احمد حسین صاحب سوم آئیں۔

معیار دوئم کے لئے بھی دو عنوانات دیئے گئے تھے۔ (۱)۔ اسلامی اخلاق (۲)۔ تحریک تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریاں۔ اس کے لئے وقت پانچ منٹ تھا۔ معیار دوم میں میٹرک تک پڑھی ہوئی دس بہنوں نے حصہ لیا۔ جس میں عزیزہ صالحہ نسرین بنت مکرم رحمت اللہ غوری صاحب اوّل عزیزہ نعیمہ بیگم بنت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب دوئم اور فوزیہ ظفر سوئم آئیں۔

پروگرام کے مطابق اس کے بعد فی البدیہہ تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ سات بہنوں نے اس میں حصہ لیا جس میں محترمہ فرحت الدین اوّل۔ محمودہ رشید دوئم۔ اور نعیمہ بشیر سوئم رہیں۔

اجتماع کا پروگرام بہت دلچسپ تھا۔ بہنوں نے بڑی محنت سے تقاریر تیار کی ہوئی تھیں۔ مگر افسوس کہ وقت کی قلت کی وجہ سے بیت بازی کا پروگرام رہ گیا۔

ججز کے فرائض محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ اور کبریٰ بیگم صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ شام کے ۶½ بجے اجتماع کے تقریری مقابلہ جات ختم ہوئے اور خاکسارہ نے دُعا کرائی۔ اس طرح ہمارا پہلا سالانہ اجتماع خیر و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ ڈیڑھ سو کے قریب مستورات حاضر تھیں۔ اجتماع کے بعد ٹی پارٹی کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

خاکسارہ۔ اعظم النساء صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔

جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ بقیہ ۳

قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں خاکسار کی تقریر کے بعد سب احباب اجتماعی دعا میں شریک ہوئے۔ اور یوں دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا تقاریر کا پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماعی لنچ کا پروگرام

ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر سب احباب نے دار السلام کے احاطہ میں کھانا تناول فرمایا ۲ ہزار افراد کا کھانا ہفتہ اتوار کی رات کو تیار کیا گیا تھا۔ خدام کی فعال تنظیم کے نتیجہ میں نہایت مختصر وقت میں جملہ مہمانوں کو کھانا فراہم کر دیا گیا۔ مستورات کی طرف لجنہ کی تنظیم نے عمدگی سے کھانا کی تقسیم کے فریضہ کو ادا کیا جزاہم اللہ۔ مخصوص مہمانوں کے لنچ کا انتظام ہم نے دفتر میں کیا تھا۔ مدعوین میں غیر از جماعت مسلمان بھائی اور ہندو عیسائی بھی شامل تھے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جلسہ کی خبر

جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کئی بار مختلف زبانوں سے جلسہ کی خبر نشر ہوئی۔ اور جلسہ کے نظارے ٹیلی ویژن پر دکھائے گئے خبر میں جلسہ کے کامیاب انعقاد خاکسار کی تقریر کا خلاصہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے پیغام کا خلاصہ بیان کیا گیا تھا۔

آخر میں دعا کی درخواست اللہ تعالیٰ احباب جماعت ماریشس کو اخلاص و فدائیت کے ساتھ اسلام کے راستہ میں بیش از بیش قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست دُعا

خاکسارہ کے متبنّیٰ بیٹا نے عرصہ چار سال سے زمین اور مکان کے دو مقدمے چلا رکھے تھے جن میں سے زمین کا مقدمہ خدا کے فضل اور آپ بھائیوں کی دعاؤں کے طفیل خاکسارہ جیت چکی ہے۔ اب مکان کا مقدمہ چل رہا ہے۔ تمام بھائیوں کی خدمت میں دوسرے (مکان کے) مقدمہ میں بھی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسارہ۔ اعجاز فاطمہ اہلیہ منشی کلیم الدین صاحب مرحوم شاہجہانپور۔

ورکلہ (کیرالہ) میں یوم شری نارائن گورو کے موقع پر

معززین کی خدمت میں قرآن کریم اور احمدیہ لٹریچر کی پیشکش!

ورکلہ (کیرالہ) کے سوگری ماڈ (Sivagiri Mutt.) میں یوم شری نارائن گرو کی اکادنویں تقریب مورخہ ۱۵/۹/۷۸ تا ۲۱/۹/۷۸ منعقد ہوئی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس میں تبلیغ اسلام کے بہترین مواقع کی ہمیں توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

ایک ہفتہ کی اس تقریب میں شرکت کرنے کے لئے شری نارائن گرو کمیٹی کے کنونیر نے احباب جماعت احمدیہ میلاپالیم کو دعوت دی تھی۔ اس پر خاکسار۔ مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ کوٹار۔ مکرم عبدالرحیم صاحب کوٹار۔ مکرم سلطان احمد صاحب ٹرونندر پورم مورخہ ۱۵/۹/۷۸ کو ورکلہ روانہ ہوئے۔ اس ایک ہفتہ کی تقریب میں ہر روز صبح و شام کے جلسوں میں قرآن کریم۔ بھگوت گیتا اور بائیبل کی تعلیمات پیش کرنے کا پروگرام تھا۔

چنانچہ مکرم مولوی محمد علی صاحب فاضل مبلغ کوٹار نے ہر روز صبح و شام کے جلسوں میں تلاوت قرآن کریم کرتے ہوئے اس کا ترجمہ انگریزی اور تامل میں کر کے اس کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح مکرم جوشس دکٹر صاحب نے بائیبل کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور پھر ہندو دوستوں نے بھگوت گیتا کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

مورخہ ۲۱/۹/۷۸ صبح کے اجلاس میں مکرم کانتلوٹ کُنابو صاحب منسٹر فارسٹ نے شری نارائن گرو کی تعلیمات کے متعلق تقریر کی۔ انکی خدمت میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے احمدیہ لٹریچر پیش کیا۔ جن کو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ پھر اسی دن شام کے اجلاس میں مکرم کے۔ کے وسوانادن صاحب سابق گورنر گجرات اور مکرم سی۔ ایم۔ اسٹیفن صاحب پارلیمنٹ ممبر نے شری نارائن گرو کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور ان دونوں کی خدمت میں خاکسار نے قرآن کریم انگریزی اور احمدیہ لٹریچر پیش کیا۔ جن کو ان دونوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

آخر میں مکرم سُوریندر الال ایڈووکیٹ نے اختتامیہ تقریر میں سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی خدمت میں بھی اور مکرم جوشس دکٹر صاحب عیسائی دوست کی خدمت میں بھی احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔ ان جلسوں میں کیرالہ کی کئی جگہوں سے ہزارہا لوگوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ کے۔ ایس۔ او۔ ایم۔ خضر محی الدین میلاپالیم۔

اخبار قادیان

قادیان — مکرم شبیر احمد خاں صاحب درویش کو چند روز قبل شدید یرقان کی تکلیف ہوئی۔ امرتسر میں ایکسرے کے بعد معلوم ہوا کہ پیٹ میں رسولی ہے۔ موصوف امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جہاں غالباً اپریشن ہوگا۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان — مورخہ ۷/۹/۷۸ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل اور مرزا مسعود احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر محترم نے خدام سے خطاب کیا۔

تقریب شادی

مورخہ ۲۲/۸/۷۸ کو مکرم منیر احمد صاحب بی۔ ایس سی ابن مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب ٹاٹا کالیج چائے باسہ (بہار) اور محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بی۔ ایس سی بنت مکرم الحاج پی یم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور کی تقریب شادی ہڈسن میموریل ہال بنگلور میں عمل میں آئی۔ اُن کا نکاح قبل ازیں ہو چکا تھا۔ خاکسار نے حسب موقع رخصتانہ کی وضاحت کر کے بتایا کہ یہ عین سنت نبویؐ کے مطابق ہے اور شادی کے بابرکت ہونے اور ہر دو خاندانوں کے لئے موجب رحمت و برکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد حاضرین سمیت اجتماعی دُعا کی گئی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے آمین۔

اس موقعہ پر مکرم الحاج پی یم عبدالرحیم صاحب نے اعانت بدر دس ۱۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ دس روپے ادا کئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ **سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان**

وصیت نمبر ۱۴۳۳۲۔ میں میر احمد ظفر ولد مکرم سیّد حسین ذوقی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ کاشتکاری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری مندرجہ ذیل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ہے۔

(۱) مکان سروے ۳۰-۶-۲۲۴ واقع محلہ شکر گنج حیدرآباد مالیتی -/۳۴۰۰۰ روپے
(۲) زمین قابلِ کاشت سروے ۲۹۱ رقبہ ۲۰ ایکڑ واقع جڑچرلہ .... -/۲۰۰۰۰ ״
(۳) مویشی از قسم بیل اور گائے سات عدد .... -/۳۰۰۰ ״
(۴) الیکٹرک موٹر کرا مشین مع دیگر سامان .... -/۳۰۰۰ ״

کل میزان -/۶۰۰۰۰ ״

مذکورہ بالا جائیداد سے خاکسار کو تخمیناً مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بھی ہے۔ میں اپنی کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد مالیتی -/۶۰۰۰۰ روپے اور ماہوار آمد مبلغ -/۲۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر میں مزید کوئی آمد یا جائیداد منقولہ وغیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی بروقت اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی۔ ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

احمد انور انسپکٹر بیت المال نزیل جڑچرلہ۔ — میر احمد ظفر — محمد ابراہیم خان ابراہیم ہوٹل چوراستہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر

وصیت نمبر ۱۴۳۳۳۔ میں دُردانہ شاہین زوجہ مکرم میر احمد ظفر صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی مستقل آمد نہیں ہے۔ البتہ مجھے میرے شوہر کی طرف سے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنے اس ماہوار جیب خرچ مبلغ -/۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ منقولہ جائیداد کی صورت میں میرے پاس زیورات طلائی وزنی ۲½ تولے مالیتی -/۲۵۰۰ روپے اور مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ہے میں اپنی اس کل منقولہ جائیداد مالیتی مبلغ -/۷۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ اگر میں کوئی مزید آمد یا جائیداد منقولہ وغیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد — گواہ شد

خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد نزیل جڑچرلہ۔ — دردانہ شاہین — محمد ابراہیم خان جڑچرلہ۔ میر احمد ظفر شوہر موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۳۳۴۔ میں انور حسین ولد مکرم اکبر حسین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت مجھے میری مشترکہ تجارت سے -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد سردست نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ میں اگر مزید کوئی آمد کی صورت یا جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ حاصل کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور میں اس کی بروقت اطلاع دفتر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دینا اپنا فرض سمجھونگا۔ ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد — انور حسین — حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۴۳۳۵۔ میں صاحب بیگم زوجہ مکرم سید غلام دستگیر صاحب مرحوم قوم سید پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن فلک نما حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی مستقل آمد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد کی صورت میں میرے پاس ایک عدد ٹرک مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے اور زیورات طلائی وزنی ۱۲ تولے مالیتی -/۷۲۰۰ روپے ہیں۔ میں اپنی اس منقولہ جائیداد مالیتی -/۲۲۲۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ اگر آمد کی کوئی مستقل صورت پیدا ہو یا میں مزید کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد نزیل حیدرآباد — نشان انگوٹھا صاحب بیگم موصیہ — حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد۔

گواہ شد۔ سید جہانگیر علی فرزند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۳۳۶۔ میں صغریٰ بیگم زوجہ مکرم سید جہانگیر علی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فلک نما حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی مستقل آمد نہیں ہے۔ البتہ غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں میرے پاس ایک مکان ۱۸-۲-۱۰۳ واقع فلک نما حیدرآباد مالیتی -/۴۰۰۰۰ روپے۔ منقولہ جائیداد میں زیورات طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی -/۶۰۰۰ روپے اور حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد مالیتی -/۵۱۰۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ اگر میں کوئی مستقل آمدن کی صورت یا مزید منقولہ وغیر منقولہ جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی بروقت اطلاع دفتر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دینا میرا فرض ہوگا۔ ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد نزیل حیدرآباد — صغریٰ بیگم — حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد۔

گواہ شد۔ سید جہانگیر علی خاوند موصیہ حیدرآباد۔

وصیت نمبر ۱۴۳۳۹۔ میں مسماۃ محمودہ بیگم زوجہ مکرم آنجناب الحق خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوال کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد ایک مان زمین ہے۔ جس کی قیمت مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ مہر مبلغ -/۳۲۵ ہے جس کے عوض میں میرے خاوند نے یہ زمین میرے نام کر دی ہے۔ منقولہ جائیداد میں سونا بصورت زیور دو تولہ ہے۔ جس کی قیمت بارہ صد روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس سے جو آمد ہوگی حصہ آمد کی صورت میں ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میرے مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربّنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

شیخ عبد الحلیم مبلغ کٹک — نشان انگوٹھا محمودہ بیگم — حنیفہ خان کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ

درخواست دُعا

۱۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب گنائی آف بھدرواہ جموں میں معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں تمام احباب سے اُن کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد شریف منڈاشی آف بھدرواہ۔

۲۔ میرے والد محترم ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور کافی کمزور ہوگئے ہیں احباب جماعت محترم والد صاحب کی کامل صحت درازی عمر اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ -/۱۰ روپے بطور صدقہ ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار۔ وسیم احمد ابن غلام محمود علی صاحب بھدرک۔

۳۔ میرے چچا محترم سید احمد میاں صاحب کو کافی عرصہ سے پیشاب کی تکلیف ہے۔ پتھری آ جانے کی وجہ سے پیشاب رُک جاتا ہے۔ آجکل یہ تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار۔ چوہدری محمد سعید لکھنؤ۔

پروگرام دورہ شمالی ہند مکرم محترم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ شمالی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتالِ حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں مورخہ ۹ ۲/۷۹ کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ جملہ عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہ، تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۹ ۲/۷۹
جھارسوگڑہ	۱۱ ۲/۷۹	۱	۱۳
روڑکلہ	۱۳	۲	۱۵
جمشید پور	۱۶	۲	۱۸
موسی بنی مہو بھنڈار	۱۸	۴	۲۲
کھڑک پور	۲۳	۱	۲۴
سورو	۱۵	۱	۲۶
بھدرک	۲۶	۱	۲۷
کٹک	۲۷	۲	۱ ۳/۷۹
بھونیشور	۱ ۳/۷۹	۱	۲ ۳/۷۹
وشاکھاپٹنم	۳	۱	۴
خوردہ	۵	۱	۶
کیرنگ	۶	۴	۱۰
نرگاؤں	۱۰	۱	۱۱
مانکاگوڈا	۱۱	۱	۱۲
کٹک	۱۲	۱	۱۳
سرونیاگاؤں	۱۳	۱	۱۴
سونگڑہ	۱۴	۲	۱۶
کیندرہ پاڑا	۱۶	۱	۱۷
چودوار	۱۷	۱	۱۸
کرڈاپلی۔ارکھ پٹنہ	۱۸	۳	۲۱
پینکال	۲۱	۲	۲۳
کوٹ پلہ	۲۳	۱	۲۴
کٹک	۲۴	۱	۲۵
کلکتہ	۲۶	۷	۲ ۴/۷۹
برلیشہ	۲ ۴/۷۹	۱	۳ ۴/۷۹
بنگلہ	۳	۱	۴
ہوگلہ	۴	۱	۵
ڈائمنڈ ہاربر	۵	۱	۶
کبسیرا	۶	۱	۷
کلکتہ	۷	۱	۸

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
بھرت پور۔ابراہیم پور	۸ ۴/۷۹	۱	۹ ۴/۷۹
کیتھا	۹	۱	۱۰
رائے گرام۔تالگرام	۱۰	۱	۱۱
کلکتہ	۱۲	۱	۱۳
رانچی بسملیہ	۱۴	۲	۱۶
گیا	۱۶	۱	۱۷
مونگھیر	۱۸	۱	۱۹
خانپور ملکی	۱۹	۲	۲۱
بلاری	۲۱	۱	۲۲
بھاگلپور برہ پورہ	۲۲	۳	۲۵
پکوڑ	۲۶	۱	۲۷
مظفر پور (براستہ بھاگلپور)	۲۸	۱	۲۹
بھرت پورہ سیوان	۳۰	۱	۱ ۵/۷۹
آرہ۔الہول براستہ پٹنہ	۲ ۵/۷۹	۲	۴ ۵/۷۹
بنارس	۴	۱	۵
فیض آباد	۵	۱	۶
گونڈہ	۶	۱	۷
لکھنؤ	۷	۱	۸
کانپور	۸	۲	۱۰
راٹھ	۱۰	۱	۱۱
مودھا	۱۱	۱	۱۲
مسکرا	۱۲	۱	۱۳
صالح نگر	۱۳	۱	۱۴
ساندھن	۱۴	۱	۱۵
مین پوری	۱۵	۱	۱۶
شاہجہانپور	۱۶	۳	۱۹
بریلی	۱۹	۱	۲۰
امروہہ سردار نگر	۲۰	۲	۲۲
میرٹھ انچولی	۲۲	۲	۲۴
انبالہ۔تلاکور	۲۴	۱	۲۵
قادیان	۲۶ ۵/۷۹	-	-

درخواست دُعا

(۱) ہمارے ایک غیر مسلم بھائی ایس۔پی بیدی صاحب مقیم انگلینڈ کا چھوٹا بچہ بیمار ہے۔ موصوف نے احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

(۲) محترم میاں محمد عمر صاحب سہگل مقیم کلکتہ کی صحت و عافیت اور کاروبار میں خیر و برکت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(۳) محترم میاں محمد رفیق صاحب احمدی مقیم انگلینڈ کی صحت و عافیت۔ اُن کی سروس میں خیر و برکت اور اُن کی بچی عزیزہ حامدہ سلمہا کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

یہی وجہ ہے کہ فرشتوں کے اعمال پر کوئی جزا یا سزا نہیں ہوتی۔ اور انسان کو چونکہ مکمل مذہبی آزادی دی گئی ہے اس لئے اس کے نتیجہ کے طور پر اس کے لئے جزا و سزا مقرر کی گئی ہے۔

حضور نے آزادیٔ مذہب کے سلسلہ میں قرآن مجید کی متعدد آیات تلاوت فرمائیں اور ان کا مضمون واضح فرمایا۔ اور پھر نامور مفسرین قرآن نے ان آیات کی جو تفسیر کی ہے اس کا بھی ذکر فرمایا۔ اور اس طرح پر یہ ثابت فرمایا کہ نوعِ انسان کی پیدائش کے بارہ میں خدائی منصوبہ کی یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ اُس نے اُسے مکمل آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر عطا فرمائی ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس کے حسن نے عربوں کے قلوب کو موہ لیا تھا۔ انسانی اعمال کا حساب لینا خدا کا کام ہے نہ کہ کسی انسان کا۔ جو کام اُن نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے پیار کے ساتھ قلوب کو فتح کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ یہ کام ہمیں بہرحال کرتے چلے جانا چاہیئے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے عظیم انعامات و برکات کے وارث بنیں۔

(الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء)

دُعائے مغفرت

مورخہ ۱۱ جنوری ۷۹ء کو برادرم مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ کے والد محترم عبدالخالق صاحب کوریل (کشمیر) میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک میں ہی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے بہت محبت تھی۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور اُن کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر
نائب مدیر ہفت روزہ بدر قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325/52686. P.P.

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے اٹووِنگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

اٹووِنگس

قادیان میں یوم جمہوریت کی تقریب

پوری شان سے منائی گئی

ڈپٹی سپیکر پنجاب جناب پنّا لال صاحب نیّر نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی

قادیان ۲۶ جنوری ۷۹ء - آج یوم جمہوریت کی تقریب میونسپل کمیٹی قادیان کے وسیع احاطہ میں پوری شان سے منائی گئی۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام امیر مقامی - محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ - محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے سابقہ روایات کے مطابق شرکت کی۔

چنانچہ بارہ بجے کے قریب جب پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر جناب پنّا لال صاحب نیّر اور جناب جتھیدار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ ایم۔ ایل۔ اے حلقہ قادیان اپنے رفقاء کے کارکے ساتھ تشریف لائے تو شہر کے معززین کے علاوہ جماعتِ احمدیہ کے نمائندگان نے بھی معزز مہمانوں کی گل پوشی کرتے ہوئے استقبال کیا۔ اس کے بعد جناب نیّر صاحب نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ پولیس گارد کی طرف سے سلامی دی گئی۔ اور بچیوں نے قومی ترانہ گایا۔

سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب اور دیگر معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا آپ نے اس مبارک دن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج کے دن ہمارے ملک میں جمہوریت کا قیام عمل میں آیا۔ اور آئین رائج کیا گیا۔ آپ نے ہندوستان کی آزادی کی خاطر جن لوگوں نے قربانیاں پیش کی تھیں اُن کو خراجِ عقیدت بھی پیش کیا۔ آخر میں محترم مولانا صاحب نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا آئین ہم پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے ان کو ادا کرنے کی ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد چند دیس پیار کے گیت گائے گئے۔ اس موقعہ پر جناب ای۔ او صاحب میونسپل کمیٹی قادیان نے شہر کی ترقی کے سلسلہ میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی اور بسلسلہ ترقی شہر چند مطالبات بھی پیش کئے۔

اس کے بعد حلقہ قادیان کے ایم۔ ایل۔ اے۔ جناب جتھیدار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ نے تقریر کی۔ آپ نے بھی جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب پنجاب کو خوش آمدید کہتے ہوئے پنجاب اور قادیان میں ہو رہی بعض ترقیات کا ذکر کیا۔ اور یوم جمہوریت پر حاضرین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد پنجاب جنتا پارٹی کے پردھان جناب اوماشنکر صاحب نے یوم جمہوریت کے مبارک موقعہ پر حاضرین کو مبارکباد پیش کی اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کی خدمت میں خوش آمدید کہا۔

آخر میں آج کے معزز مہمان جناب پنّا لال صاحب نیّر نے یوم جمہوریت کے موقعہ پر حاضرین کو مبارکباد پیش کی۔ اور کہا کہ آج کے دن ہمارے ملک میں جمہوریت کا قیام عمل میں آیا۔ اور ملک کو جمہوری طریقوں پر چلایا گیا۔ اس دوران ہمارے ملک پر مختلف ادوار آئے۔ اور مختلف امتحانوں میں سے گزر کر ہمیں آگے بڑھنا پڑا۔ لیکن ہم نے اپنے مال اور اپنی جانیں دے کر اپنے ملک کی ہر طرح حفاظت کی۔ آپ نے موجودہ جنتا حکومت کے دور میں ہونے والی بعض ترقیات کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے ملک کی آزادی کے لئے قربانیاں پیش کرنے والوں کو خراجِ عقیدت بھی پیش کیا۔ اور حاضرین کو اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر نباہنے کی تاکید کی۔ اور ای۔ او صاحب کی طرف سے پیش کئے گئے مطالبات کے ضمن میں بتایا کہ اُن کو جلد منظور کر کے اس مقصد کے لئے گرانٹ دلائی جائے گی۔

یوم جمہوریت کی یہ تقریب ۳ بجے سہ پہر کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

انشاء اللہ مورخہ ۲۸-۲۹ اپریل ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد انشاء اللہ مورخہ ۲۸-۲۹ اپریل ۱۹۷۹ء مطابق ۲۸-۲۹ شہادت ۱۳۵۸ ہش بروز ہفتہ و اتوار بمبئی میں ہوگا۔

لہٰذا دوست ابھی سے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے اور اس کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

المعلن

خاکسار: محمد سلیمان صدر جماعت احمدیہ بمبئی

(صدر مجلس استقبالیہ)

بینکوں کا سود اور اشاعتِ اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک استفسار کے جواب میں سود کے متعلق فرمایا:-

"ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعتِ دین کے کام میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے۔ وہ حرام نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ پس سود اپنے نفس کے لئے۔ بیوی بچوں۔ احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعتِ دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ۱۶)

چونکہ فی زمانہ احباب جماعت کو اپنی ذاتی اور کاروباری معاملات میں بنکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے اور ایسی رقوم پر بینکنگ قوانین کے مطابق سود ملتا ہے۔ لہٰذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ مبارک کے مطابق "اشاعتِ اسلام" کی مد میں مرکز سلسلہ میں بھجوائی جانی ضروری ہیں۔ اُمید ہے کہ ایسے احباب جماعت حضور علیہ السلام کے ارشادِ مبارک پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اموال کو بھی بابرکت بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

درخواستِ دُعا

محترم سید فضل احمد صاحب آئی پی ایس۔ آئی جی پی پٹنہ بہار اپنے عزیزان سید محمود احمد سلمہ کے آئی ایف ایس۔ سید طارق احمد سلمہ کے آئی اے ایس اور سید رضیع احمد سلمہ کے آئی پی ایس کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے نیز عزیز مبارک احمد سلمہ کے میڈیکل کالج میں داخلہ میں کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں

خاکسار: محمود احمد عارف

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان